36881-نماز میں صفیں سیدھی کرنے کا وجوب اور اس کا معنی

سوال

کیا نماز باجماعت میں صفیں سیدھی کرنا واجب ہیں، یعنی اگر نمازی صفیں سیدھی نہ کریں تو وہ گنہگار ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اسلام نے نمازیوں کی صفیں سیدھی کرانے کا بہت زیادہ خیال رکھا اور اسے اولی قرار دیتے ہوئے صفیں سیدھی کرنے کا حکم دیا ہے، اور صفیں سیدھی کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اس کا اہتمام کرنے کا کہا ہے.

چانچہ حدیث میں آیا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اپنی صفیں برابر کرو، کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز کو مکمل کرنے میں سے ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (690) صحیح مسلم حدیث نمبر (433).

اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"تم اپنی صفیں برابر کرو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز قائم کرنے میں سے ہے"

ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں کو چھوتے اور فرماتے :

"برابر ہوجاؤ، اور ایک دوسرے سے علیحدہ نہ کھڑے نہ ہوؤ وگرنہ تمہارے دلوں میں اختلاف اور پھوٹ پڑجائیگی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (432).

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں اس طرح سیدھی اور برابر کرایا کرتے تھے جس طرح کہ اس سے تیر سیدھا کرنا ہو، حتی کہ آپ نے دیکھا کہ ہم اسے سیدھا کرنا سیکھ چکے ہیں، پھر ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے آئے اور تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا دیکھ لیا تو فرمانے لگے :

"اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں برابر کرلو وگرنہ اللہ تعالی تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (717) صحیح مسلم حدیث نمبر (436).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی "شرح مسلم" میں کہتے ہیں :

قولہ : "ہماری صفیں اس طرح برابر کراتے کہ اس سے تیر سیدھا کرنا ہو"

القداح وہ لکڑی ہے جس سے تیر بنایا جائے اور اس کے پر وغیرہ برابر کیے جائیں، اس کا معنی یہ ہے کہ : صف برابر کرنے میں اتنا مبالغہ کرتے کہ اس سے تیر سیدھا کرنا ہو، صف اتنی معتدل اور سیدھی و برابر ہوتی" انتہی.

صفیں سیدھی اور برابر کرنے کے وجوب میں یہ نصوص واضح ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح بخاری میں کہتے ہیں :

"صفیں برابر نہ کرنے والے کے گناہ کے متعلق باب"

اس باب میں اپنی سند کے ساتھ نعمان بن بشیر انصاری اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"وہ مدینہ تشریف لائے تو ان سے کہا گیا : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے بعد آپ ہم میں کونسی ایسی چیز پاتے ہیں جو آپ کو اچھی نہ لگی ہو؟

توانہوں فرمایا : کچھ بھی نہیں صرف اتنا ہے کہ : تم صفیں برابر نہیں کرتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (724).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی "فتح الباری" میں کہتے ہیں :

"احتمال ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "اپنی صفیں برابر کرو" میں سے صیغہ امر سے وجوب اخذ کیا ہو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان "تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے" کے عموم سے اخذ کیا ہو اور صفیں برابر نہ کرنے کی وعید میں آنے والی احادیث سے بھی.

تو امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کے ہاں ان قرائن کے ساتھ یہ راجح ہوا کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ کا انکار اور کراہت واجب کو ترک کرنے کی بنا پر تھا، اگرچہ بعض اوقات سنت کو ترک کرنے پر بھی کراہت و نکارت ہو سکتی ہے.

اور صفیں برابر کرنے کے وجوب والے قول کے باوجود اگر کوئی شخص صف برابر نہیں کرتا تو اس کی نماز دو وجہت کے اختلاف کی بنا پر صحیح ہے اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کا صفیں برابر نہ کرنے پر تو نکارت کی لیکن انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا" انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"وقولہ : "وگرنہ اللہ تعالی تمہارے درمیان اختلاف اور پھوٹ ڈال دے گا"

یعنی : تمہاری وجہات نظر میں اختلاف ڈال دے گا حتی کہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائیگی، اور بلاشک وشبہ یہ وعید صفیں برابر نہ کرنے والوں کے لیے ہے، اسی لیے اہل علم نے صفیں برابر کرنے کو واجب کہا ہے، اور انہوں نے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے متعلق حکم دینے میں امر کا صیغہ اور اس کی مخالفت کرنے پر وعید سنانے سے استدلال کیا

ہے.

اور جس چیز پر امر کا صیغہ اور اس کی مخالفت میں وعید سنائی جائے تو اسے صرف سنت ہی کہنا ناممکن ہے.

اسی لیے اس مسئلہ میں راجح قول صفوں کو برابر کرنا واجب ہے، اور اگر جماعت میں لوگ صفیں برابر نہ کریں تو گنہگار ہونگے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کلام کا ظاہر تو یہی ہے" انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (6/3).

صفیں اس طرح برابر کرنا واجب ہیں کہ نہ تو کسی کا سینہ کسی دوسرے شخص سے آگے ہو اور نہ ہی ٹخنہ.

عون المعبود میں ہے:

"صف برابر کرنے سے مراد یہ ہے کہ: کھڑے ہونے والوں کا ایک ہی سمت میں برابر کھڑے ہونا" انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"صف سیدھی برابری کے ساتھ ہوگی، وہ اس طرح کہ کوئی بھی کسی دوسرے سے آگے نہ نکلا ہوا ہو.

کیا اس میں پاؤں اور ٹانگ معتبر ہوگا؟

جواب:

بدن کے اوپر والے حصہ میں کندھے، اور نچلے حصہ میں ٹخنے معتبر ہونگے.

ٹخنے اس لیے معتبر ہیں کہ یہ اس عمود میں جس پر سارا بدن اعتماد کرتا ہے، کیونکہ ٹخنہ پنڈلی کے نچلے حصہ میں ہے، اور پنڈلی جسم کا عمود ہے تو یہی معتبر بھی ہوگا، لیکن پاؤں کا اگلا اور پچھلا حصہ معتبر اس لیے نہیں کہ یہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں، بعض کی لمبی اور بعض کی چھوٹی اس لیے ٹخنہ معتبر شمار ہوگا.

ایک اور برابری بھی جو کمال کے معنی میں ہے: یعنی کمال کے معنی میں برابری اور سدھائی، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور توانا ہو گئے}. القصص (14).

یعنی: مکمل جوان ہو گئے، لہذا جب ہم کمال میں معنی میں صفر برابر کرنا کہیں؛ تو اس کی معنی یہ نہیں کہ وہ برابری پر ہی مقتصر ہے، بلکہ وہ چند اشیاء پر مشتمل ہوگی:

1- برابری میں صف سیدھی کرنا: راجح قول میں یہ واجب ہے، اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے.

2- صف میں بالکل خلا نہ چھوڑنا اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہونا، یہ اس کے کمال میں سے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیا کرتے تھے، اور انہوں نے اپنی امت کو کہا کہ صف اس طرح بنایا کرو جس طرح فرشتے اپنے رب کے پاس صف بندی کرتے ہیں، وہ ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہوتے ہیں، اور پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں،

لیکن یہاں ملنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان کے لیے خلاء اور خالی جگہ نہ چھوڑی جائے، اس سے یہ مراد نہیں کہ ایک دوسرے سے دھکم پیل کریں اور اس کے اوپر ہی چڑھ جائیں، کیونکہ ملنے اور دھکم پیل میں فرق ہے.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے :

"صفیں صحیح کرو، اور کندھوں کو برابر کرلو.... اور شیطان کے لیے خالی جگہ مت چھوڑو"

یعنی تمہارے درمیان ہو خالی جگہ نہ ہو جہاں سے شیطان داخل ہو سکے؛ کیونکہ بھیڑ چھوٹے بچوں کی طرح شیطان صفوں کے درمیان داخل ہو جاتا ہے تاکہ وہ نمازیوں کی نماز خراب کرے.

3- پہلے اگلی صفیں مکمل کرنی، کیونکہ یہ صفیں برابر اور سیدھی کرنے میں شامل ہے، لہذا پہلی صف مکمل کیے بغیر دوسری صف بنانی جائز نہیں، اور دوسری صف مکمل کیے بغیر تیسری صف نہیں شروع کرنی چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف مکمل کرنے کے متعلق فرمایا :

"اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے تو اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑے تو وہ قرعہ اندازی کریں"

یعنی : وہ اس کے لیے قرعہ اندازی کریں؛ لہذا اگر دو شخص پہلی صف کے لیے آئیں تو ایک کہے پہلی صف میں آپ سے میرا زیادہ حق ہے، اور دوسرا کہے میں زیادہ حقدار ہوں، تو وہ کہے چلو ہم قرعہ اندازی کر لیتے ہیں جس کے نام قرعہ نکلے وہ خالی جگہ میں چلا جائے.

آج تو شیطان بہت سے لوگوں سے کھیل رہا ہے، وہ پہلی صف ابھی آدھی خالی ہوتی ہے تو پھر بھی دوسری صف بنا لیتے ہیں، اور جب نماز کی اقامت ہوتی ہے تو انہیں کہا جاتا ہے، پہلے اگلی صف مکمل کرو، تو وہ حیران و پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں!!

4- صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ : صف ایک دوسرے کے قریب بنائی جائے، اور صف امام کے قریب ہو؛ کیونکہ وہ ایک جماعت ہیں، اور جماعت اجتماع سے ماخوذ ہے، دوری ہوتے ہوئے کامل اجتماع نہیں ہوتا.

اس لیے صفیں جتنی ایک دوسرے سے قریب ہونگی، اور امام کے جتنی قریب ہوں اتنا ہی افضل اور اجمل ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مساجد میں امام اور پہلی صف کے مابین ایک یا پھر دو صفوں کا فاصلہ ہوتا ہے، یعنی امام بہت زیادہ آگے ہو کر کھڑا ہوتا ہے، میرے خیال میں ایسا جہالت کی بنا پر ہو رہا ہے.

چنانچہ امام کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ مقتدیوں کے قریب کھڑا ہو، اور مقتدی بھی امام کے قریب ہوں، اور صفیں ایک دوسرے کے قریب ہونی چاہیں.

اور اس کی حد یہ ہے کہ صفوں کا آپس میں اتنا فاصلہ ہو جس میں سجدہ ہو سکے، یا پھر اس سے کچھ زیادہ.

5- صفوں کی برابری اور سدھائی اور کمال میں یہ بھی شامل ہے کہ :

انسان امام کے قریب ہو؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میرے قریب بالغ اور عقلمند لوگ کھڑے ہوں"

جتنا بھی امام کے قریب ہواتنا ہی زیادہ بہتر اوراولی ہے، اسی لیے حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ نے نماز جمعہ میں امام کے قریب بیٹھنے پر ابھارااوراس کی ترغیب دی ہے، کیونکہ جمعہ میں امام کے قریب بیٹھنے سے نماز جمعہ میں بھی امام کے قریب کھڑاہوا جائیگا، اورخطبہ جمعہ کے دوران توامام کے قریب بیٹھنا مطلوب اوراس کا حکم ہے، جس میں بعض لوگ سستی سے کام لیتے ہیں، اوراس کی کوشش ہی نہیں کرتے.

6-صفوف کوسیدھااور برابر کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ :

صف کے دائیں حصہ کو بائیں حصہ پر فضیلت دی جائے، یعنی : صف کا دایاں حصہ بائیں حصے سے افضل اور بہتر ہے، لیکن یہ مطلقا نہیں، جیساکہ پہلی صف میں ہے؛ کیونکہ اگر یہ پہلی صف کی طرح مطلق ہوتا تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے :

" پہلے دایاں حصہ پورا کرو"

جیساکہ آپ نے فرمایا تھا :

" پہلے اگلی صفیں پوری اور مکمل کرو، پھر اس کے ساتھ والی"

بلکہ ایک صف میں جب دایاں اوربایاں دونوں حصے برابر ہوں تودایاں بائیں حصے سے افضل ہے، مثلا اگر دائیں اوربائیں دونوں طرف پانچ اشخاص ہوں، اوراس کے بعد گیارواں شخص آئے توہم کہینگے : آپ دائیں طرف جاؤ؛ کیونکہ برابر یا تقریبا برابر ہونے کی صورت میں دائیں طرف والا حصہ افضل ہے، اس طرح کہ صف کے دائیں اوربائیں میں کوئی زیادہ فرق نہ ہو.

لیکن امام سے دوری کی صورت میں اگر بائیں طرف امام کے قریب جگہ ہو توبائیں طرف والی قریب جگہ دائیں طرف والی دور سے بہتر اورافضل ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ :

جماعت کے شروع میں مشروع یہ تھاکہ اگر وہ تین اشخاص ہوں توامام ان کے درمیان کھڑاہو، یعنی وہ دونوں اشخاش کے درمیان کھڑاہو، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ دایاں پہلو علی الاطلاق افضل نہیں؛ کیونکہ اگر یہ مطلقا افضل ہوتا تودونوں مقتدی امام کی دائیں طرف کھڑے ہوتے، لیکن مشروع یہ تھاکہ ایک امام کے دائیں اوردوسرا بائیں کھڑاہوتاکہ امام درمیان میں ہو سکے اورکسی ایک پر بھی ظلم نہ ہو.

7-اورصفوف کی برابری میں یہ بھی شامل ہے کہ :

عورتیں علیحدہ کھڑی ہوں؛ یعنی عورتیں مردوں کے پیچھے صفیں بنائیں اورمردوں کے ساتھ اختلاط نہ کریں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" مردوں کے لیے سب سے بہترین پہلی صف ہے، اورسب سے بدترین آخری صف، اور عورتوں کی سب سے افضل آخری صف اورسب سے پہلی بدترین ہے "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیاکہ مردوں سے عورتوں کی صف جتنی بھی دور ہوگی اتنی ہی افضل ہے.

لہذا ہم عورتوں کی صفیں مردوں کے بعد دور رکھیں کیونکہ عورتوں کا مردوں کے قریب ہونا فتنہ اورفساد کا باعث ہے، اوراس سے بھی سخت یہ ہے کہ یہ مردوں کے ساتھ عورتوں کا ہونا، اور عورتوں کی صف مردوں کے درمیان ہونے سے اختلاط پیدا ہوتا ہے، جوکہ صحیح نہیں، بلکہ ایسا کرنا فتنہ کے خدشہ کے ساتھ ساتھ حرام ہونے کے زیادہ قریب ہے.

لیکن فتنہ کا خدشہ نہ ہونے کی صورت میں خلاف اولی ہے، یعنی : اگر عورتیں اس کی محرم ہوں تو یہ خلاف اولی اورافضلیت کے خلاف ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع (3/7-13) مختصر.

واللہ اعلم.